تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل لاہور ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ ٹیلیفون نمبر:۔ ۲۹۷۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل ۔ نمبر ۵۲۵

الفضل لاہور

خطبہ نمبر

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر ۔ فی پرچہ ۱۴؍

The Daily ALFAZL Lahore

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس لاہور میں طبع کرا کر ۲۳ میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا

جلد ۴۳/۸ ۔ ۸ تبوک ۱۳۳۳ ہش ۔ ۸ ستمبر ۱۹۵۴ء ۔ نمبر ۱۴۷

جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی کانفرنس میں پاکستان کی زبردست فتح

امریکہ کے سوا باقی تمام ملک معاہدہ میں "ہر قسم کی جارحانہ کاروائی کا مقابلہ کرنے" کی دفعہ شامل کرنے پر رضامند ہو گئے

منیلا ۷ ستمبر۔ رائٹر نے منیلا سے خبر دی ہے۔ کہ جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی معاہدہ کی کانفرنس میں امریکہ کے سوا باقی تمام ملکوں کے مندوبین اس امر پر متفق ہو گئے ہیں۔ کہ معاہدہ کی جس دفعہ میں جارحانہ کارروائی کی تشریح کی گئی۔ اس میں سے کمیونسٹوں کا لفظ نکال دیا جائے۔ آج رات معاہدہ کو جو آخری شکل دی جانے والی ہے۔ اس میں "کمیونسٹوں کی جارحانہ کارروائی" کی بجائے "ہر قسم کی جارحانہ کارروائی کا مقابلہ کیا جائے گا۔" کے الفاظ موجود ہیں۔ رائٹر نے خبر دی ہے۔ کہ ممکن ہے۔ کہ معاہدہ پر دستخط کرتے وقت امریکہ یہ شرط رکھے۔ کہ اس کا مقصد جنوب مشرقی ایشیا میں کمیونسٹوں کی جارحانہ کارروائیوں کو روکنا ہے۔ اگر آخری مرحلہ پر امریکہ بھی لفظ کمیونسٹ نکالنے پر آمادہ ہو گیا۔ تو یہ پاکستان کی بڑی زبردست فتح ہو گی۔ کل کے اجلاس میں پاکستان کے مندوب اعلیٰ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے تقریر کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ کسی امتیاز کے بغیر ہر قسم کی جارحانہ کارروائی کی روک تھام کی جائے۔ آپ نے کہا تھا۔ جارحانہ کارروائی ایک لعنت ہے۔ اور اسے قسموں میں تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔

کانفرنس میں شریک ملکوں کے سب نمائندے ایشیا کے نوآبادیاتی نظام کے خلاف بھی پر زور اعلان کرنے پر متفق ہو گئے ہیں۔ اس قسم کا اعلان ایشیائی ملکوں پاکستان۔ فلپائن اور تھائی لینڈ کی بڑی فتح ہو گی۔ اس امر پر بھی اتفاق ہو گیا ہے کہ ممبر ملکوں پر کوئی ذمہ داری عائد کئے بغیر جنوب مشرقی ایشیا کے ملکوں کو اقتصادی امداد دی جائے گی۔

اقلیتوں کو زائد بنیادی حقوق دینے کے متعلق ترمیمیں منظور کر لی گئیں

کراچی ۷ ستمبر۔ آج مجلس دستور ساز نے اقلیتوں کو ایسے بنیادی حقوق دے دیئے۔ جن پر عملدر آمد نہ ہو سکنے کی صورت میں انہیں سپریم کورٹ اور ہائی کورٹوں میں چارہ جوئی کرنے کا حق حاصل ہو گا۔ اس بارہ میں وزیر قانون مسٹر اے کے بروہی نے ایوان میں تین حصوں میں مشتمل ایک ترمیم پیش کی ہے۔ ترمیم کا پہلا حصہ یہ ہے۔ کہ بنیادی حقوق پر عملدر آمد نہ ہو سکنے کی صورت میں اقلیتوں کو سپریم کورٹ میں درخواست دینے کا حق حاصل ہو گا۔ دوسرا حصہ یہ کہ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹوں کو ان حقوق پر عملدر آمد کا حکم دینے کا اختیار ہو گا۔ تیسرا حصہ یہ کہ زائد بنیادی حقوق انتہائی ہنگامی حالت کے سوا معطل نہیں کئے جائیں گے۔ جنگ۔ جنگ کے خطرے اور ملک کی اندرونی گڑبڑ کی صورت میں ان حقوق کی آئینی ضمانتیں کچھ عرصے کے لئے معطل کی جا سکیں گی۔ آزاد غیر مسلم ممبر مسٹر دھریندر ناتھ دت نے اس ترمیم کا خیر مقدم کیا۔ لیکن انہوں نے کہا۔ کہ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹوں کو احکام جاری کرنے کا جو اختیار دیا جائے گا۔ اس کی وضاحت کرنی چاہیئے۔ نیز یہ بھی وضاحت کی جانی چاہیئے۔ کہ اگر سپریم کورٹ اور ہائی کورٹوں میں بیک وقت چارہ جوئی کی جائے۔ تو ایسی صورت میں کیا کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا۔ کہ صرف جنگ یا جنگ کے خطرہ کی صورت میں بنیادی حقوق معطل کئے جا سکتے ہیں۔ مسٹر بروہی نے مسٹر دت کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ ملک کی جغرافیائی حالت کے پیش نظر یہ ترمیم ضروری ہے۔ ملک کے دونوں حصوں کے درمیان ایک ہزار میل سے زیادہ کا فاصلہ ہے۔ ہمیں اپنے عوام کو تکلیف دینا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ سپریم کورٹ سے چارہ جوئی کرنے کے لئے لمبا سفر کرنا پڑے گا۔ علاوہ ازیں وکیل کرنے پر بھی کثیر رقم صرف کرنی پڑے گی۔

ہائی کورٹوں اور سپریم کورٹ میں بیک وقت اپیل دائر کرنے کی صورت کے متعلق انہوں نے کہا۔ کہ اس کے لئے آہستہ آہستہ کوئی طریقہ وضع کر لیا جائے گا۔ اور اس پر عملدر آمد کیا جائے گا۔

ہنگامی حالات میں حقوق معطل کرنے کے متعلق مسٹر بروہی نے کہا۔ کہ اقلیتوں کو یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ انتہائی ہنگامی حالت میں ہی یہ حقوق معطل کئے جا سکیں گے۔ اس کے بعد ایوان نے یہ ترمیم منظور کر لی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت

لاہور ۷ ستمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق جو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ حضرت میاں صاحب کی صحت آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ کل بھی صحت بہتر رہی۔

احباب حضرت میاں صاحب کی کامل صحت یابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

واشنگٹن ۷ ستمبر۔ امریکہ نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ سائبیریا کے قریب جو امریکی ہوائی جہاز گرایا گیا تھا۔ اس پر غور کرنے کے لئے

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۵۴ء

نسل و رنگ کا امتیاز

لنڈن کے مشہور گرجا سینٹ پال کیتھڈرل کے چانسلر مسٹر کالنز نے چرچ آف انگلینڈ کے بشپ سے ایک حالیہ وعظ میں اپیل کی ہے۔ کہ وہ جنوبی افریقہ کے کلیساؤں کو ہدایت کرے۔ کہ وہ نسلی امتیازات کو قطعاً منسوخ کر دیں۔ خواہ اس کے نتیجہ میں سفید آبادی کے گرجاؤں سے اجتناب کی صورت میں نقصان ہی کیوں نہ برداشت کرنا پڑے۔ آپ نے کہا کہ میں کینٹربری کے آرچ بشپ اور کلیساؤں کے بشپوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ افریقن نیشنل کانگرس کے صدر اور سیکرٹری کی تائید کریں جو اس وقت استبداد کا شکار ہیں۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ نسلی مسئلہ کا حل مذہب کے میدان میں ہو سکتا ہے۔ اور اس وقت افریقی خاصکر جنوب افریقی جس طرح اس مسئلہ سے دوچار ہو رہے ہیں۔ انہیں ریزولیوشن سے بڑھ کر عملی اقدام کی ضرورت ہے۔"

اس میں کوئی شک نہیں کہ جب تک مذہب کا اثر نہ پڑے گا۔ دنیا سے نسلی امتیاز یا دیگر امتیازات کا قلع قمع نہیں ہو سکتا۔ مگر سوال یہ ہے کہ مذہب ان امتیازات پر کیا اور کس طرح اثر ڈال سکتا ہے۔

یورپ میں انقلاب فرانس میں سب سے پہلے آزادی اخوت اور مساوات کی آواز بلند ہوئی تھی۔ یہ آواز اس وقت کے معاشرہ اور حکومتی نظام کے خلاف اٹھائی گئی تھی۔ یہی وہ وقت تھا کہ یورپ میں عیسائیت ازمنہ وسطی کے توہمات سے نکل رہی تھی اور پوپ کا جوا کندھوں سے اتر رہا تھا۔

وقت کا یہی وہ نقطہ ہے جہاں سے یورپ میں لبرٹی کا دور شروع ہوا۔ اس دور کے آغاز کے جو عوامل تھے۔ ان میں مؤثر ترین اسلام کا اثر تھا۔

یہ درست ہے کہ یورپ نے اس راہ پر جادہ پیما ہو کر بہت ترقی کی اور آزادی اور مساوات کی کئی منازل طے کیں لیکن اس بارہ میں مذہب کی دنیا میں جو ترقی اب تک ہوئی ہے۔ وہ پادری کالنز کی مندرجہ بالا اپیل سے اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے۔

اس کی وجہ ظاہر ہے کہ اگرچہ ازمنہ وسطی کے اجلائے علوم میں عیسائیت پوپ کی قید سے آزاد ہو گئی۔ پھر بھی وہ یورپ میں نسلی اور دوسرے امتیازات مٹانے میں کامیاب نہ ہو سکی۔ بلکہ کلیساؤں میں مختلف طبقوں کے لوگوں کے لئے مختلف درجات قائم کر کے اس کو تقویت پہنچاتی چلی آئی ہے۔ اگرچہ یہ درست ہے کہ پادری لوگ ذاتی طور پر نسلی وغیرہ امتیازات کو زیادہ نگاہ میں رکھتے رہے ہیں۔ اور جہاں تک افریقی اور ایشیائی رنگدار لوگوں کو عیسائی بنانے کا تعلق ہے ذاتی طور پر عوام سے فراخ دلی سے ملتے ہیں۔ مگر کلیساؤں میں امتیازات قائم چلے آئے ہیں۔ اول تو ان کے گرجے ہی سفید لوگوں سے الگ ہوتے ہیں۔ ورنہ ان کے لئے الگ جگہیں مقرر ہوتی ہیں۔

جہاں تک حضرت عیسٰے علیہ السلام کی تعلیم کا تعلق ہے۔ ایسے امتیازات ان میں قطعاً جائز نہیں۔ اور نہ کوئی دوسرا الٰہی مذہب ایسے امتیازات کو نظریاتی لحاظ سے جائز قرار دیتا ہے۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ اسلام کے سوا آج جتنے بھی مذاہب ہیں۔ کسی مذہب کی تعلیم میں ایسے امتیازات کے لئے عملی لائحہ عمل موجود نہیں

اس ضمن میں نہ صرف قرآن کریم میں یہ اصول بیان فرمایا ہے کہ تقوےٰ کے سوا قبیلہ وغیرہ کے لحاظ سے کسی انسان کو دوسرے پر کوئی فضیلت نہیں۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہایت واضح الفاظ میں عربی و عجمی گورے کالے اور زرد و سرخ ایسے تمام امتیازات کو مذموم قرار دیا ہے اور اس وضاحت کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ نہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے ہی میں یہ امتیازات ختم ہو گئے تھے۔ بلکہ مذہب کے میدان میں آج بھی ان کا قطعاً کوئی اثر باقی نہیں۔ ایک اسلامی عبادت گاہ میں بندہ و آقا۔ گورے۔ کالے۔ عربی و عجمی انگلستانی اور افریقی کا کوئی امتیاز نہیں۔ ایک بادشاہ ایک غلام مسجد میں ایک ہی درجہ رکھتے ہیں۔ کوئی امیر سے امیر کسی غریب سے غریب کے ساتھ کندھا جوڑ کر نماز میں کھڑا ہونے میں ذرا عار نہیں سمجھتا۔

آج مسلمان خواہ کیسے ہی مذہب سے دور جا پڑے ہوں۔ لیکن کسی مسلمان کا یہ حوصلہ نہیں کہ نسل و مذہب کے نام پر ایک دوسرے کو اپنے سے ہیچ و کمتر خیال کرے۔ ایک کالا کلوٹا حبشی گورے سے گورے مقتدیوں کا امام بن سکتا ہے۔ سب سے پہلی صف میں کھڑا ہو سکتا ہے۔ اور یہ آج ہی نہیں بلکہ تیرہ سو سال سے یہی دستور چلا آیا ہے۔ یہی حالت ان دنوں میں بھی تھی۔ جب مسلمان معلومہ دنیا پر بلا شرکت غیرے حکمران تھے۔ کسی قوم نسل اور رنگ کا انسان جب اسلام اختیار کرتا۔ تو وہ اخوانٌ منکم کے مصداق مساوات کے وسیع دائرہ میں داخل ہو جاتا تھا۔ اس کے تمام دنیوی اور دینی حقوق حاکم قوم کے افراد کے برابر ہو جاتے تھے۔

اس کی وجہ یہی ہے کہ اسلام نے اس بارہ میں کوئی ابہام نہیں رہنے دیا۔ اور صاف صاف لفظوں میں ایسے تمام امتیازات کی مذمت کی ہے۔ اور صرف تقوےٰ کو بڑائی کا معیار قرار دیا ہے۔ اور اتنے صاف صاف الفاظ میں کہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ اور اس اصول کا اثر یہاں تک ہوا ہے۔ کہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ اس گئے گزرے زمانہ میں بھی کسی مسلمان کے دل میں خیال تک نہیں گزر سکتا۔ کہ مسجد میں اس کو کسی دوسرے کی نسبت کوئی امتیازی مقام ملنا چاہیئے۔

دنیاوی معاملات میں نظام کی خاطر اسلام حفظ مراتب کی اجازت دیتا ہے۔ لیکن وہ بھی اس حد تک کہ کسی کی انسانیت پر چوٹ نہ پڑتی ہو۔ یہاں تک کہ آقا مجبور ہے کہ اپنے غلاموں نوکروں چاکروں کو وہی کھانا کھانے کے لئے اور وہی لباس پہننے کے لئے دے جو وہ خود کھاتا ہے۔ اور پہنتا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اسلام میں انسانیت کا کیا مقام ہے۔

اسلام میں اس کی تعلیم اتنی محتاط اور سخت ہے۔ کہ آج جو سوال کلیساؤں کو درپیش ہے۔ اسلامی عبادت گاہوں کو اس کی خبر تک نہیں۔ اور اس کا اثر مساجد سے نکل کر اسلامی معاشرہ پر اس قدر پڑا ہے کہ باوجود عجمی اثرات کے مسلمانوں میں انسانی مساوات کا اصول مستحکم ہو چکا ہے۔ لیکن عیسائیوں میں جیسا کہ مندرجہ بالا اپیل سے واضح ہوتا ہے۔ یہ سوال ابھی ہنوز روز اول کا حکم رکھتا ہے۔ اور ہمیں اول تو یہی امید نہیں کہ کینٹربری کے آرچ بشپ اس میں کوئی اقدام کرنے کی جرأت کریں گے اور کی بھی تو اس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہو گا۔ کیونکہ انگلستان تو ایک قدامت پسند ملک ہے۔ امریکہ جیسے ملک میں گورے کالے میں مساوات پیدا نہیں ہو سکی مندرجہ ذیل اقتباس ملاحظہ ہو۔

"اگرچہ امریکن سپریم کورٹ نے ایک رولنگ کے ذریعہ امریکن حبشیوں کو گوروں کے سکولوں میں تعلیم پانے کی اجازت دے دی ہے۔ اور نسلی بنیادوں پر سکولوں کا چلانا ممنوع قرار دے دیا ہے۔ تاہم امریکہ کی ایک ریاست لوزیانا نے سپریم کورٹ کے رولنگ کو چیلنج کرتے ہوئے یہ قانون پاس کر دیا کہ سفید آبادی کے سکولوں میں حبشیوں کے بچے تعلیم نہیں پا سکتے چنانچہ بیٹن روایلیمنٹری اسکول میں جب حبشیوں کے تین بچوں نے داخلہ کے لئے اجازت چاہی۔ تو وہاں کی ہیڈ مسٹرس نے ان کو داخلہ کی اجازت نہیں دی۔ اسی طرح منٹگمری کے سکول میں پندرہ حبشی بچوں کو داخلہ کی اجازت نہیں دی گئی۔ کیونکہ کالوں کی یہ حیثیت نہیں ہے کہ وہ سفید لوگوں کے ساتھ بیٹھ سکیں۔ اور ایک ہی سکول میں کالے اور گوروں کا اختلاط عمل میں آنے دیں"

(الجمعیۃ ۸ ستمبر ۱۹۵۴ء)

حب الوطن من الایمان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ ستمبر ۵۴ء میں مصیبت زدگان مشرقی بنگال کی امداد کے لئے تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ مشرقی بنگال میں نہایت وسیع پیمانے پر سیلاب آئے ہیں۔ اور ان کے نتیجہ میں ہمہ گیر تباہی ہوئی ہے۔ ہم جو مغربی پاکستان میں بسنے والے پاکستانی ہیں۔ ہمارے دل میں سیلاب زدگان کی ہمدردی اور امداد کا جذبہ پورے جوش کے ساتھ موجزن ہونا چاہیئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ حب الوطن من الایمان۔ چنانچہ ہماری حب الوطنی کا تقاضا ہے کہ ہم مصیبت زدگان وطنی بھائیوں کی امداد کریں۔ تا وہ یہ محسوس نہ کریں۔ کہ دکھ اور مصیبت کے وقت انہیں کسی نے پوچھا نہیں وغیرہ ــــ حضرت اقدس کا خطبہ الفضل میں جلد طبع ہو جائے گا۔ مندرجہ بالا ملخص درج کرتے ہوئے جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ امیر جماعت و صدر صاحبان اور سکرٹریان مال اس ضمن میں چندہ جمع کر کے فوری طور پر بھجوائیں۔ یہ رقوم امداد سیلاب زدگان مشرقی بنگال کے کھاتہ امانت میں جمع ہوں گی۔ روپیہ افسر امانت صدر انجمن احمدیہ کے نام بھجوایا جائے ــ حضور نے خطبہ میں یہ بھی فرمایا ہے کہ اس تحریک کا روپیہ فوری طور پر جمع ہو جانا چاہیئے۔ اس میں تاخیر مناسب نہیں ہے۔ (ناظر بیت المال)

236

خطبہ جمعہ

اگر دیندار بننا چاہتے ہو تو ان سارے طریقوں کو اختیار کرو جو دینی ترقی کیلئے ضروری ہیں

جو شخص پورے طور پر نہ دین کا بنتا ہے نہ دُنیا کا۔ خدا تعالیٰ اس کی مدد نہیں کیا کرتا

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۰ر اگست ۱۹۵۴ء

بمقام ناصر آباد (سندھ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی کہ

کُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ۚ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ۝

(بنی اسرائیل رکوع ۲)

اس کے بعد فرمایا :۔

بہت سے لوگ دنیا میں اس دھوکہ میں مبتلا رہتے ہیں کہ اگر خدا ہے اور مذہب ہے تو سائنس کی دنیوی کوششیں بے کار اور فضول ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف جائز یا ناجائز صحیح یا غلط۔ سچی یا مصنوعی توجہ کرکے جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ اور بعض نادان

اس غلطی میں مبتلا ہیں

کہ دنیا میں جو کچھ ہے سائنس ہے۔ دنیوی کوششیں اور ان کے نتائج ہیں۔ خدا تعالیٰ کا لوگوں نے ایک ڈھکوسلہ بنایا ہوا ہے۔ جس میں صرف وقت ہی ضائع ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ۔ ہمارے دو قانون دنیا میں جاری ہیں ایک دنیوی قانون ہے وہ بھی ہمارا جاری کیا ہوا ہے۔ اور ایک روحانی قانون ہے۔ وہ بھی ہمارا جاری کیا ہوا ہے۔ کُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ۔ اِس گروہ کی بھی ہم مدد کرتے ہیں اور اُس گروہ کی بھی ہم مدد کرتے ہیں۔ اگر کوئی خدا کا منکر ہو کر بھی دنیوی تدابیر اختیار کرتا ہے اور ان سامانوں کو استعمال کرتا ہے جو خدا تعالیٰ نے بنائے ہیں۔ تو وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ اور اگر کوئی خدا پر توکل کی بنیاد ڈال لیتا ہے۔ اور اس کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق جو یہ ہے کہ پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھو اور پھر توکل کرو۔ اس کے پیدا کردہ اسباب اور ذرائع کو استعمال کرتا ہے۔ اور پھر

خدا تعالیٰ پر توکل

بھی کرتا ہے تو وہ بھی کامیاب ہو جاتا ہے لیکن درمیانی طبقہ جو کہتا ہے کہ میں نہ ادھر کا ہوں اور نہ ادھر کا اور جو لَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ کا مصداق ہوتا ہے۔ وہ منافق ہوتا ہے نہ وہ اِس قانون کی پابندی کرتے ہیں۔ اور نہ اُس قانون کی پابندی کرتے ہیں۔ جب نماز روزہ کا وقت آتا ہے تو کہتے ہیں نماز اور روزہ میں کیا رکھا ہے یا جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ بعض لوگ نماز میں مرغوں کی طرح ٹھونگیں مارتے ہیں۔ وہ بھی ایسی نماز پڑھتے ہیں۔ جس میں نہ تضرع ہوتا ہے نہ زاری ہوتی ہے۔ نہ دعا ہوتی ہے نہ خدا تعالیٰ کی محبت ہوتی ہے۔ اسی طرح جب دوسرے معاملات کا وقت آتا ہے تو ان میں اسلامی اخلاق نظر نہیں آتے بلکہ ان میں وہ اخلاق بھی نہیں ہوتے۔ جو کم سے کم دنیا دار لوگوں میں پائے جاتے ہیں۔ اور جب انہیں کہا جائے کہ تم دنیوی تدابیر اختیار کرو۔ سائنس کی معلومات سے فائدہ اٹھاؤ۔ محنت اور کوشش سے کام لو۔

خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ سامانوں

کو استعمال کرو تو کہتے ہیں جانے دو ہم تو مذہبی آدمی ہیں گویا ان کی مثال بالکل شتر مرغ کی سی ہوتی ہے کہ نہ وہ اُڑتے ہیں اور نہ بوجھ اٹھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم بالکل دہریہ ہو جاؤ تب بھی میں تمہاری مدد کروں گا۔ تم سچے ایماندار بن جاؤ۔ تب بھی میں تمہاری مدد کروں گا۔ لیکن ایمانداری کا سوال آئے تو دہریہ بن جاؤ اور دہریت کا سوال آئے تو ایماندار بن جاؤ۔ یہ وہ غلا پن ہے جس کی موجودگی میں کوئی شخص کامیاب نہیں ہو سکتا۔ کئی لوگ کہتے ہیں کہ یورپ والے کیوں ترقی کر رہے ہیں۔ جب کہ وہ ایماندار نہیں اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے اسی آیت میں دیا ہے کہ کُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ ہم اِس کی بھی مدد کرتے ہیں اور اُس کی بھی مدد کرتے ہیں۔ چاہے وہ ہمیں ماننے والے ہوں یا نہ ماننے والے ہوں۔ مگر قانونِ قدرت کی پابندی کرنے والے ہوں۔ اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کا انکار کرتا ہے لیکن وہ ان ضروری سامانوں کو اختیار نہیں کرتا جو دنیوی ترقی کے لئے اسے اختیار کرنے چاہئیں۔ وہ سائنس کی ایجادات سے فائدہ نہیں اٹھاتا وہ محنت اور کوشش سے کام نہیں لیتا۔ وہ سستی اور کاہلی اور نکمے پن کو ترجیح دیتا ہے۔ تو وہ بھی ناکام ہوگا۔ اور اگر کوئی خدا پر توکل ظاہر کرکے پھر حقیقی رنگ میں توکل نہیں کرتا۔ جہاں کوشش کرنی چاہیئے وہاں کوشش نہیں کرتا۔ جہاں محنت کرنی چاہیئے وہاں محنت نہیں کرتا۔ تو اسے بھی وہ حصہ نہیں ملے گا جو دنیوی رنگ میں کوشش کرنے والوں کو

الٰہی قانون کے ماتحت

ملا کرتا ہے اور وہ حصہ بھی نہیں ملے گا جو خدا تعالیٰ کے خالص بندوں کو روحانی رنگ میں ملا کرتا ہے۔ پس ہر شخص کو یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ غلا پن انسان کو کبھی کامیاب نہیں کر سکتا۔ وہ غلا پن کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے ہمارے ملک میں اینگلو انڈین ہوا کرتے تھے۔ جن کے ماں باپ میں سے ایک انگریز ہوتا۔ اور ایک ہندوستانی۔ انگریز بھی انہیں پسند نہیں کرتے تھے اور ہندوستانی بھی انہیں پسند نہیں کرتے تھے۔ انگریز کہتے تھے کہ یہ ہم میں سے نہیں ہیں۔ اور ہندوستانی کہتے تھے کہ یہ ہم میں سے نہیں ہیں جب

پارٹیشن کا سوال

پیدا ہوا تو لاہور میں ان کی بھی میٹنگ ہوئی کہ ہم نے کیا کرنا ہے۔ اُس وقت ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا پہلے ہمیں یہ بتاؤ کہ ہم ہیں کیا؟ انگریز کہتے ہیں کہ تم ہم میں سے نہیں۔ اور ہندوستانی کہتے ہیں کہ تم ہم میں سے نہیں۔ پس ہمیں بتایا جائے کہ ہم کیا ہیں۔ اس پر ایک پُر مذاق شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا میں بتاتا ہوں۔ ایک عورت کے بچہ پیدا ہونے والا تھا۔ مگر ابھی اسے دردِ زِہ شروع نہیں ہوا تھا۔ اور وہ سمجھتی تھی کہ ابھی کچھ دیر ہے۔ اس اطمینان میں وہ غسل خانے میں نہانے چلی گئی۔ وہ ٹب میں بیٹھی ہی تھی کہ بچہ پیدا ہو گیا۔ یہی ہمارا حال ہے ہم ٹب کے بچے ہیں نہ ہم گھر میں پیدا ہوئے ہیں نہ ہسپتال میں غسل خانے میں پیدا ہو گئے ہیں۔ یہ انسان بھی ایسا ہی ہوتا ہے کسی کی نسل میں سے نہیں ہوتا نہ خدا اسے اپنا سمجھتا ہے اور نہ دنیا دار اسے اپنا سمجھتے ہیں۔ یورپ والے کہتے ہیں کہ اگر تم ہمارے جیسا بننا چاہتے ہو تو

ہمارے والا علم سیکھو

ہمارے والا کھانا کھاؤ۔ ہمارے والے سامان استعمال کرو۔ ہماری جیسی محنت کرو۔ اور خدا اسے اسلئے اپنا نہیں سمجھتا کہ وہ کہتا ہے۔ تم نے میرے والی نماز نہیں پڑھی۔ میرے والا روزہ نہیں رکھا۔ میرے والا حج نہیں کیا۔ میرے والی زکوٰۃ نہیں دی۔ پس وہ اینگلو انڈین ہوتا ہے مگر ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس طریق کو اختیار کرنا کتنا نقصان دہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی صوفی کا قول بیان فرمایا کرتے تھے کہ اگر تم دنیا میں عزت کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو کسی کے لڑ لگ جاؤ۔ یا دیندار بن جاؤ یا دنیا دار بن جاؤ مگر یہ دیندار کہلاتا ہے اور دین سے بے بہرہ رہتا ہے۔ اور دنیا دار کہلاتا ہے۔ اور دنیا کا علم حاصل نہیں کرتا۔ دنیوی ترقی کے لئے کوشش نہیں کرتا۔ یورپ والے خدا کو نہیں مانتے مگر مذہب ان کا عیسائیت ہے مگر اکثریت خدا تعالیٰ کی منکر ہے۔ لیکن دہریت کے باوجود وہ انتہا درجہ کی قربانی کرتے ہیں۔

الیسی قربانی جو بعض دفعہ مذہب والے بھی نہیں کر سکتے۔ اس لئے وہ جیتتے چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ خدا نے کہا ہے۔ کہ

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ

جو دنیا کی کوشش کرے گا۔ ہم اس کو دنیا میں کامیاب کر دیں گے۔ اور جو دین کے لئے کوشش کرے گا۔ ہم اس کو دین میں کامیاب کر دیں گے۔ مگر جو ایک ٹانگ دین کی طرف رکھتا ہے۔ اور ایک ٹانگ دنیا کی طرف رکھتا ہے۔ جب دنیا کے لئے قربانی کا وقت آتا ہے۔ تو وہ خدا پرست بن جاتا ہے۔ اور جب دین کے لئے قربانی کا وقت آتا ہے۔ تو دنیادار بن جاتا ہے۔ فرماتا ہے۔ اس کی ہم مدد نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ منافق ہے۔ دیکھ لو یورپ نے اور امریکہ نے اور جاپان نے کتنی بڑی ترقی حاصل کی ہے۔ وہ تم سے زیادہ معزز ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ ہم خدا کو نہیں مانتے۔ ہم محنت کرتے ہیں۔ اور زورِ بازو سے دنیا کماتے ہیں۔ اور ایک وہ ہیں۔ جو خدا تعالےٰ سے سچا تعلق رکھتے ہیں۔ وہ اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں۔ جیسے نفس کو قابو میں رکھنا شرارتوں سے باز رہنا۔ جھوٹ۔ دھوکا اور فریب سے بچنا۔ کسی پر ظلم نہ کرنا۔ دوسرے کا حق غصب نہ کرنا۔ پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھنا اور پھر توکل کرنا۔ ان کی بھی خدا تعالیٰ مدد کرتا ہے۔ غرض دونوں کی مدد ہمیں نظر آتی ہے۔ لیکن دوغلوں کی مدد ہمیں کہیں نظر نہیں آتی۔ نہ خدا ان کی مدد کرتا ہے۔ اور نہ دنیادار لوگ انہیں منہ لگاتے ہیں۔ وہ اسی طرح جوتیاں چٹخاتے پھرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اس طریق کو اختیار کرنا چاہے۔ تو اس کی مرضی ورنہ

عقلمند انسان

یہی چاہتا ہے۔ کہ وہ طریق اختیار کرے۔ جس سے اس کی عزت بڑھے۔ پس اگر کوئی شخص دنیادار بننا چاہتا ہے۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ وہ ان سارے طریقوں کو اختیار کرے۔ جو دنیادار اپنی ترقی کے لئے اختیار کرتے ہیں۔ اور اگر دیندار بننا چاہتا ہے۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ وہ ان سارے طریقوں کو اختیار کرے۔ جو دینی ترقی کے لئے ضروری ہیں۔ وہ سچائی سے کام لے۔ تقویٰ کو اختیار کرے۔ دھوکے بازی سے بچے۔ جھوٹ اور فریب سے کام نہ لے۔ معاملات میں تحمل اور بردباری کا طریق اختیار کرے۔ فساد نہ کرے۔ بغاوت سے بچے۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔ کہ یہی طریق ہے۔ جس سے عزت حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی شخص اس طریق کو اختیار نہیں کرتا۔ تو وہ منافق ہے۔ اور جب بھی ہمیں موقع ملے گا۔ ہم ترقی دینے کی بجائے اسے سزا دیں گے۔ کیونکہ اس نے دوغلا پن سے کام لیا۔

لجنات اماء اللہ فوری طور پر بنگال کے سیلاب زدہ لوگوں کیلئے

چندہ جمع کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خطبہ جمعہ میں مشرقی بنگال کے سیلاب زدہ لوگوں کے لئے چندہ جمع کرنے کی پُرزور اپیل فرمائی ہے۔ تمام لجنات کو چاہیئے۔ کہ فوری طور پر اپنے اپنے مقام پر مستورات سے چندہ جمع کر کے بھجوائیں۔ یہ چندہ فوری طور پر ایک ہفتہ کے اندر اندر جمع ہو جانا چاہیئے۔ کوشش کریں۔ کہ ہر عورت اس چندہ میں شامل ہو۔ اور کوئی بہن اس ثواب سے محروم نہ رہ جائے۔ وعدہ کا وقت نہیں ہے۔ جو پاس ہو۔ وہ دے دیں۔ تاکہ مستحقین کی بروقت امداد کی جاسکے

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

انگلستان میں سرکاری خرچ پر انجینئرنگ کی تعلیم

شرائط ۱۔ الیف۔ ایس سی فرسٹ ڈویژن۔ عمر ۱۵ ستمبر ۵۴ء کو ۱۷ تا ۲۰ برس ٹریننگ عرصہ پانچ سال ملازمت لازمی۔ وظیفہ ۳۶۰ پونڈ سالانہ۔ کتب و اوزار کی خرید کے لئے -/۲۵ پونڈ سالانہ لباس کے لئے -/۵۰۰ روپیہ۔ اتفاقی اخراجات کے لئے -/۵ پونڈ روانگی و -/۵ واپسی۔ کرایہ آمد و رفت سرکاری۔ واپسی پر پاکستان آرڈیننس فیکٹریوں میں تقرری بطور گزٹڈ آفیسر۔ تنخواہ اسسٹنٹ سیکشن افسر ۳۳۰-۲۰-۴۵۰-۲۵-۴۷۵۔ سیکشن افسر ۴۷۵-۲۵-۶۰۰-۲۵-۶۵۰

کل عرصہ ٹریننگ ۵ سال درخواستیں بنام

Director of Ordnance Factories 21 Victoria Barracks, Rawalpindi

۱۵-۹-۵۴ تک پہنچنی لازم ہیں۔ رسید خزانہ -/۸/۷ شامل درخواست ہو۔ یہ رقم مندرجہ ذیل کوالف کے ساتھ داخل خزانہ ہو۔

Major Head XLVII Main Head III A, Minor Head (a)

درخواست معمولی کاغذ پر مندرجہ ذیل کوالف پر مشتمل ہو۔ (۱) تاریخ پیدائش اور ۱۵-۹-۵۴ کو عمر (۲) جائے پیدائش (۳) تعلیمی قابلیت۔ حاصل کردہ نمبر اور ڈویژن۔ ہر ایک امتحان پاس کردہ۔ (۴) تعلیمی ادارے جن میں زیر تعلیم رہا۔ اگر پیشتر ڈائرکٹر صاحب آرڈیننس فیکٹریز کی خدمت میں درخواست دی تو کیا نتیجہ رہا؟

درخواست کے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹوں کی مصدقہ نقول ہوں:۔

(۱) یونیورسٹی کی سندات (۲) میٹرک کی سند عمر کے ثبوت میں (۳) کسی کمیشنڈ افسر یا کلاس ون سویلین افسر کا سرٹیفکیٹ چال چلن۔ (۴) پاسپورٹ سائز کا فوٹو۔

انتخاب میں آنے والے امیدواران کو راولپنڈی میں اپنے خرچ پر حاضر ہونا ہوگا۔ (سول لاہور ۳-۹-۵۴)

داخلہ سیکنڈ ایر وٹرنری کالج لاہور

۱۶-۹-۵۴ کو آٹھ بجے داخلہ ہوگا۔ شرط داخلہ الیف۔ ایس۔ سی۔ میڈیکل۔ رقم داخلہ -/۶۴ روپے۔ درخواستیں بنام پرنسپل صاحب کالج آف اینمل ہزبینڈری

Principal College of animal Husbandry

لاہور ۱۵-۹-۵۴ تک پہنچنی لازم ہیں۔ (سول لاہور ۴-۹-۵۴) (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

سیکرٹریان صاحبان مال متوجہ ہوں

نظارت ہذا نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ تمام سیکرٹریان مال عموماً اور شہری اور قصباتی سیکرٹریان مال خصوصاً رسیدات کاربن سے کاٹا کریں۔ مروجہ رسید بکوں پر اس کا یہ طریق ہے۔ کہ رسید کے نچلے حصہ کو کاٹ کر اوپر والے حصہ اور مثنیٰ رسید کے درمیان کاربن رکھ کر رسید کاٹی جائے۔ رقم کا اندراج ہندسوں اور لفظوں دونوں میں کیا جائے۔ آئندہ طباعت کے وقت کاربن پیپر والی رسید بکیں چھپوائی جائیں گی۔

(ناظر بیت المال)

سالانہ اجتماع ——— شعبہ اطفال

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر جو ۵-۶-۷ نومبر ۵۴ء کو بمقام ربوہ منعقد ہو رہا ہے۔ حسب سابق اطفال الاحمدیہ کا بھی اجتماع ہوگا۔ جس کا پروگرام عنقریب شائع کر کے مجالس کو بھجوا دیا جائے گا۔ اطفال کے اجتماع کی بعض ضروری شقیں درج ذیل ہیں:۔ (ان میں تبدیلی ہو سکتی ہے)

تقریری مقابلے۔ عام معلومات کے مقابلے۔ تلاوت۔ بیت بازی۔ اذان۔ حفظ قرآن کریم۔ نماز روزہ و دیگر شرعی مسائل۔ جھنڈا جنگ۔ مختلف دوڑیں۔ کبڈی۔ فٹ بال۔ پیغام رسانی۔ مشاہدہ و معائنہ۔ تیز پیدل چلنا وغیرہ کے قسم کے مقابلے ہوں گے۔

اجتماع میں صرف ۸ سے ۱۵ سال تک کی عمر کے اطفال شریک ہو سکیں گے: بیرونی مجالس سے آنے والے اطفال کے ساتھ مربی کا آنا ضروری ہے۔

اطفال کے لئے بھی خادم کا سامان ساتھ رکھنا ضروری ہے۔ جس کی تفصیل رسالہ خالد میں ماہ ستمبر ۵۴ء میں شائع ہو چکی ہے۔ بیرونی مجالس سے آنے والے اطفال کی تعداد سے ۱۵ اکتوبر ۵۴ء تک مرکز میں اطلاع آجانی چاہیئے۔ تا اس کے مطابق انتظام ہو سکے (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اراضی ربوہ کے متعلق ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اندرونی اور بیرونی محلہ جات ربوہ میں اراضی موجود ہے۔ خواہشمند احباب بذریعہ خط و کتابت تفصیلات معلوم فرمائیں۔ (۲) جو دوست باہر کے محلوں سے اندر کے محلوں میں اپنی زمینیں تبدیل کرانا چاہیں۔ وہ اپنی ادا کردہ رقم اور نئی رقم کا فرق ادا کر کے تبادلہ کروا سکتے ہیں۔ (۳) ہلکی قسم کے کارخانوں کے لئے دو دو کنال کے پلاٹ بھی موجود ہیں۔ خواہشمند احباب خط و کتابت فرمائیں۔ (۴) دوکانوں کے لئے بھی چند پلاٹ باہر کے محلہ دارالیمن (الف) ربوہ میں موجود ہیں۔ خواہشمند احباب فوری توجہ فرمائیں۔ (خاکسار اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

237

اسلام اور مغربی تہذیب کا موجودہ تصادم

کیا اسلام عاجز آکر مغربی تہذیب کے آگے ہتھیار ڈالدیگا؟

(مسعود احمد)

(۱)

ایک زمانہ تھا کہ اسلام دنیا کے بیشتر حصہ پر چھایا ہؤا تھا۔ ایشیا افریقہ اور یورپ کے وسیع علاقے اس کے زیر اثر تھے اور علی الخصوص مغرب میں بغداد سے غرناطہ تک اسلامی پرچم اپنی پوری حاکمانہ شان کے ساتھ لہلہا رہا تھا۔ اس وقت مسلمانوں نے جس تہذیب کی بنیاد ڈالی۔ وہ تمام مروجہ تہذیبوں سے بہت ارفع و اعلےٰ تھی۔ اور خاص طور پر یورپ کا تہذیبی نظام اس کے آگے کوئی حقیقت نہ رکھتا تھا۔ مسلمانوں نے جو عظیم دارالعلوم اور یونی ورسٹیاں قائم کیں۔ جیسی یورپ صدیوں ان کا مقابلہ نہ کر سکا۔ بغداد قاہرہ اور قرطبہ کی یونی ورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنا اہل یورپ کے نزدیک بہت بڑے فخر اور اعزاز کا درجہ رکھتا تھا۔ چنانچہ ان اسلامی یونی ورسٹیوں میں یورپ کے عیسائی نوجوان بکثرت تعلیم حاصل کرتے تھے اور وہاں دولت علم سے مالا مال ہونے کے بعد پیرس۔ آکسفورڈ اور اٹلی کی یونی ورسٹیوں میں درس وتدریس کے فرائض سرانجام دیتے اور مخصوص شعبہ ہائے علوم میں مسلم الثبوت استاد مانے جاتے تھے۔ انہوں نے عیسائی ہونے کے باوجود اسلامی علوم اور اسلامی تہذیب کے بنیادی اصولوں کو یورپ میں رائج کیا۔ اور اگرچہ سارا یورپ باقاعدہ حلقہ بگوش اسلام تو نہ ہؤا۔ لیکن اسلامی تہذیب کا خوگر ہونے بغیر بھی نہ رہ سکا۔ اسلامی یونی ورسٹیوں اور عظیم کتب خانوں کی قدر ومنزلت کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ ان یونی ورسٹیوں کے فارغ التحصیل عیسائی طلباء بعد میں پوپ کے درجہ تک پہنچے۔ اور تمام عیسائی دنیا نے ان کے تبحر علمی کے آگے سر تسلیم خم کیا۔ چنانچہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ پوپ سلویسٹر ثانی قرطبہ کی مسلم یونی ورسٹی کا فارغ التحصیل تھا۔ اس نے اپنے زمانہ میں نہ صرف یورپ کو اسلامی علوم سے روشناس کرایا۔ بلکہ وہاں ریاضیات کی مسلم سائنس کو رواج دینے کے سلسلہ میں گراں بہا خدمات سرانجام دیں۔

یہ تھا زمانۂ عروج میں مغرب پر اسلامی تہذیب کا اثر اور اس کا حال۔ لیکن اب تیرہ صدیاں گزرنے کے بعد جو حالت ہے وہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ مغرب کی مادی تہذیب جس نے ایک زمانے میں اسلامی تہذیب کی برتری اور فرمانروائی کو تسلیم کرکے اس سے بہت کچھ فائدہ اٹھایا تھا۔ اب دنیا کے ہر گوشے میں قدم قدم پر اسلام اور اسلامی تہذیب کو چیلنج کر رہی ہے۔ وہ صاحب اقتدار ہے۔ اور اسلامی تہذیب یکسر محکومی کی حالت میں ہے۔ اہل مغرب دولت و ثروت اور غلبہ و استیلاء کے نشے میں سرشار ہیں۔ اور مسلمان ہیں کہ ایک قابل صد افتخار تہذیب کے حامل ہونے کے باوجود قعر ذلت میں گرے ہوتے ہیں۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ ان کی پستی اور ان کی نکبت میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔

دنیا کے موجودہ حالات پر نظر ڈالنے سے بآسانی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اس وقت مغرب کی مادی تہذیب اور اسلام کی روحانی تہذیب میں ایک تصادم کی سی کیفیت ہے۔ لیکن یہ تصادم قرون اولےٰ کے اس تصادم سے بالکل مختلف ہے۔ جس میں اسلامی تہذیب غالب تھی۔ اور مغرب کا تہذیبی نظام بجسر محکوم تھا۔ آج جو تصادم رونما ہے۔ اس میں اسلام اور اس کا تہذیبی نظام بالکل محکوم ہے۔ اور وہ مغربی تہذیب کے ہمہ گیر اثر و نفوذ کی وجہ سے دنیا والوں کو شیر کی ایک مردہ لاش کی طرح نظر آرہا ہے۔ مغرب نہ صرف عسکری قوت اور فنون حرب میں مسلمانوں سے بے انتہا آگے ہے۔ بلکہ اقتصادی اور معاشی زندگی کے نئے تقاضوں اصولوں اور ضابطوں میں بھی وہ اس قدر ترقی کر چکا ہے۔ کہ مشرق اس کی ہمسری کا خیال بھی دل میں نہیں لا سکتا۔ اور نئی زمانہ اقتصادیات کو اس قدر اہمیت حاصل ہے کہ خود عسکری قوت کا دار و مدار بھی اسی پر ہے۔

پھر مغربی تہذیب منتہائے مقصود کے طور پر وہی کچھ کر گزرنے پر آمادہ نظر آ رہی ہے۔ جس کی علمبرداری کا اسلام دعوے دار تھا۔ یعنے یہ کہ تمام بنی نوع انسان کو جو اس کرۂ ارض پر آباد ہیں۔ ایک انتہائی منظم سوسائٹی میں ڈھال دیا جائے۔ جہاں اسلام روحانیت کے نام پر عظیم انقلاب برپا کرنا چاہتا تھا۔ وہاں مغرب کا موجودہ تہذیبی نظام مذہب و اخلاق سے یکسر تہی دست ہوتے ہوئے خالص مادی اقدار کے نام پر یہی کچھ کر گزرنے پر تلا ہؤا ہے۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اگرچہ مغربی تہذیب اپنی وسعت اور ہمہ گیر اثر و نفوذ کی وجہ سے تمام قدیم تہذیبی نظاموں کے لئے ایک عظیم خطرے کا درجہ رکھتی ہے لیکن اس کی وجہ سے جو خطرہ اسلام کو لاحق ہے۔ وہ کسی اور تہذیب کو نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ تمام قدیم تہذیبوں میں سے صرف اسلامی تہذیب ہی ایک ایسی تہذیب ہے جو ساری دنیا کو ایک مرکز پر جمع کرنے اور ذہنی اور فکری اعتبار سے تمام بنی نوع انسان میں ایسی ہم آہنگی اور یکجہتی پیدا کرنے کی دعویدار رہی ہے۔ کہ جس کی کوئی دوسری مثال پیش نہ کی جا سکے۔ پس مغربی تہذیب کا چیلنج اور کسی قدیم تہذیب کے لئے ہو یا نہ ہو۔ اس کا اصل مخاطب اسلام ہی ہے اور دونوں تہذیبوں کا موجودہ تصادم اسلام اور اس کے تہذیبی نظام کے لئے زندگی اور موت کا سوال بنا ہؤا ہے۔

ان حالات میں جن کا کسی قدر مجمل ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔ اپنے اور پرائے سب کے دلوں میں رہ رہ کر یہ سوال اٹھ رہا ہے۔ کہ کیا دونوں تہذیبوں کے اس باہمی تصادم میں اسلام کا تہذیبی نظام بالکل بے حقیقت ہو کر رہ جائے گا؟ اور کیا مغرب جو صدیوں اسلام کا غلام رہ چکا ہے بالآخر اپنی فتح کے ڈنکے بجاتا ہؤا ساری دنیا پر اس طرح محیط ہو جائیگا۔ کہ دنیا میں ذہن و فکر کی مغربی اساس کے سوا اور کوئی زاویہ نگاہ ہی باقی نہ رہے؟ اور کیا ساری دنیا کو ایک مرکز پر جمع کرنے کا سہرا بالآخر مغرب ہی کے سر بندھے گا؟

جہاں تک قلوب و اذہان میں اٹھنے والے ان سوالوں کا تعلق ہے۔ مسلمان بالعموم مایوسی کا شکار نظر آتے ہیں۔ کیونکہ ان کی نکبت اور ان کا ادبار اپنی انتہا کو پہنچا ہؤا

ہے۔ اور اس کے بالمقابل مغربی تہذیب کے غلبہ و استیلاء کی کوئی حد نہیں ہے۔ مقابلہ دس بیس اور سو یا ہزار کا نہیں۔ بلکہ رائی اور پہاڑ کا مقابلہ ہے۔ بھلا فلک بوس پہاڑ کے مقابلہ میں رائی کے دانے کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے۔ اور خاک کا ذرہ ہمدوش ثریا ہو تو کیونکر ہو۔ اپنی اپنی ہستی اور حیثیت کے باہمی تقابل کا یہ ہمت شکن احساس ہی ہے جو دور حاضر کے مسلمانوں کو مایوسی اور اضمحلال کا شکار کئے دے رہا ہے۔ ان کے ارادے پست اور ان کی ہمتیں پژمردہ ہوتی جا رہی ہیں۔ اور وہ سمجھ رہے ہیں کہ اب ہم ایسے گرے ہیں کہ پھر اٹھ نہیں سکتے۔ اور ایسے تحت الثریٰ میں اترے ہیں کہ پھر ابھرنا محال ہے۔ ان کے نزدیک طوفان حوادث اس قدر غالب آچکا ہے کہ بظاہر اب یہ سفینہ غرق ہوئے بغیر نہ رہے گا۔ اور شاید اسکو بچانے کی سب کوششیں رائیگاں جائیں گی۔

مسلمانوں کے اس عام احساس کمتری کے مقابلے میں بعض مغربی مفکرین کا یہ حال ہے کہ وہ مسلمانوں کی زدہ حالت کو دیکھ کر انہیں چند دنوں کا مہمان سمجھ رہے ہیں۔ اور جب وہ مغربی تہذیب کے مستقبل اور ساری دنیا کو ایک ہی فکری نہج پر جمع کرنے کے عزائم کی تکمیل پر نگاہ ڈالتے ہیں تو وہ اس بات کو خاطر میں ہی نہیں لاتے۔ کہ اسلام بھی کبھی اس پر اثر انداز ہو سکے گا۔ چنانچہ اس دور سے تعلق رکھنے والے مذہب اور بالخصوص اسلام کے سب سے بڑے معاند مسٹر ایچ جی ویلز نے جب مغربی تہذیب کے مستقبل پر قلم اٹھایا۔ اور اس امر پر روشنی ڈالی۔ کہ کون کونسی قوتیں اور تحریکیں اس پر اثر انداز ہو سکتی ہیں۔ تو انہوں نے اسلام کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:۔

”(بلاشبہ) ایک عرصۂ دراز تک اسلام بحیرۂ روم کے وسیع خطہ پر چھایا رہا۔ اور زمانہ وسطیٰ میں پروان چڑھنے والے سائنسی علوم اور انسانی فکر و خیال پر اس کا گہرا اثر پڑا۔ لیکن ایک ”فروتر مقدس کتاب“ اور اس کی تہذیب کا اثر و نفوذ خواہ وہ کتنا ہی عظیم اور گہرا کیوں نہ رہا ہو۔ ہمارے لئے خارج از بحث ہے۔“

The outlook for Homo Sapiens by H. G. Wells Page 75

اس مغربی مفکر نے یہ حقارت آمیز ریمارک اُس مقدس ترین آسمانی صحیفے اور اس کے ماننے والوں کے متعلق دینے کی جرأت کی ہے۔ جو ہمارے اعتقاد کے مطابق اس دنیا میں خدا تعالیٰ کا آخری پیغام ہے۔ اور جس پر عمل کئے بغیر دنیا فلاح و نجاح کی حقیقی راہ پر گامزن ہو ہی نہیں سکتی۔ اور جس نے صدیوں تک مغرب کو اپنا مطیع و منقاد بنائے رکھا۔ اور حیاتِ انسانی کے متعلق جس کے پیش کردہ زریں اصول اہلِ مغرب کے دل و دماغ پر اس طرح مستولی رہے۔ کہ وہ ہر چیز کو انہی اصولوں کے آئینے سے دیکھنے اور انہی کے قائم کردہ زاویۂ نگاہ سے پرکھنے کے عادی تھے آج وہ اپنی مادی اور سفلی تہذیب کے ہمہ گیر نفوذ پر خوش ہو کر اور دنیوی کامیابی و کامرانی پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے انہی اصولوں اور زاویۂ نگاہ کو خاطر میں لانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور اگر کبھی ان کا ذکر بھی زبانوں پر آتا ہے۔ تو محض تمسخر و استہزاء اور تحقیر و تذلیل کی خاطر آتا ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کے نقطۂ نگاہ سے یہ صورتِ حال انتہائی افسوسناک ہے۔ اور ایک حسرت بھری داستان کا درجہ رکھتی ہے۔ جب ہم اس اندوہناک صورتِ حال پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایک عظیم الشان تہذیب کے حامل ہونے کے باوجود مسلمان اس حال کو کیوں پہنچے۔ اور اگر اپنی ہی شامتِ اعمال سے ایسا ظہور میں آیا ہے۔ تو پھر کیا واقعی ان کے دوبارہ اٹھنے اور مغربی تہذیب کے ساتھ موجودہ تصادم سے بچ نکلنے کی کوئی راہ ہے یا نہیں؟ اور کیا واقعی دینِ حنیف کی بجائے مغرب کی سفلی اور طاغوتی تہذیب کے ذریعہ ہی دنیا ایک مرکز پر جمع ہو گی۔ اور نعوذ باللہ کیا اسلام کا یہ دعویٰ کہ وہ تمام دنیا اور تمام زمانوں کے لئے ہدایت بن کر آیا ہے، باطل ٹھہرے گا؟

تاریخی نقطۂ نگاہ سے ان پریشان کن سوالوں کا جواب اسلام اور مغربی تہذیب کے باہمی تصادم سے پیدا ہونے والے حالات کے صحیح تجزیہ میں مضمر ہے۔ اگر تاریخی حقائق کی روشنی میں اس تجزیہ کا بنظرِ غائر مطالعہ کیا جائے۔ تو اسلام کا عظیم الشان مستقبل دور افق میں نمودار ہونے والے سورج کی پھیلتی ہوئی کرنوں کی طرح آج بھی نظر آ سکتا ہے۔

(آئندہ قسط میں ہم عالمی تاریخ کے نقطۂ نگاہ کے مطابق اسلام اور مغربی تہذیب کے باہمی تصادم سے رونما ہونے والے حالات کا تجزیہ پیش کر کے اس امر پر روشنی ڈالیں گے۔ کہ آیا اس تصادم میں اسلام غالب ہو گا۔ یا مغرب کی مادی تہذیب؟)

(باقی)

مکرم بابو نور احمد صاحب چغتائی کی وفات

میرے والد محترم بابو نور احمد صاحب چغتائی مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۵۴ء کراچی میں صبح کے وقت ہائی بلڈ پریشر کے زیرِ اثر دماغ کی شریان پھٹ جانے کی وجہ سے اچانک وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کا جنازہ پاکستان میل میں کراچی سے لاہور لایا گیا۔ اور وہاں سے بذریعہ موٹر لاری دو ستمبر کی صبح ۲½ بجے ربوہ پہنچا۔

۹ بجے صبح سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک کے سامنے مرحوم کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ کثیر تعداد میں احباب نمازِ جنازہ میں شامل ہوئے۔ ساڑھے دس بجے کے قریب مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ جہاں آخری دعا مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے احباب کے مجمع سمیت فرمائی۔ محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ اور محترم وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید اور دیگر بہت سے بزرگ اور معززین آخری دعا تک شامل رہے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ

والد صاحب مرحوم نے اواخر ۱۹۲۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شمولیت کی سعادت پائی۔ بیعت کے بعد اپنے اخلاص میں ترقی کرتے چلے گئے۔ قادیان میں رہائش کے شوق میں اپنی سرکاری ملازمت اور اس کے بعد اپنا آبائی مسکن دیکھو کے ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور کو چھوڑ کر قادیان میں بود و باش اختیار کر لی۔ اور ملکی تقسیم کے بعد نیا مرکز بننے پر ربوہ میں آن بسے وفات کے وقت عمر تقریباً ۶۵ برس تھی۔ اس عمر میں بھی ہمت جوان تھی۔ اور صحت اچھی۔ ایمانی جوش اور اخلاص سے سلسلہ کی خدمت بجا لاتے رہے۔ دین کے لئے مالی و جسمانی قربانی و ایثار حضرت مسیح موعودؑ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ کو ایک عشق تھا۔ سلسلہ سے حقیقی اخلاص اور تبلیغی جوش۔ عبادت اور آپ کی پابندیٔ صوم و صلوٰۃ اور مہمان نوازی .... آپ کی نمایاں صفات تھیں۔

احباب سے درخواست ہے۔ کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ اور یہ کہ ہم پسماندگان کو اس اچانک وفات سے جو صدمہ پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ اور مجھے ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ اور نیکی پر قائم رکھے۔ اور والد صاحب کی وفات کے باعث جو ذمہ داریاں مجھ پر عائد ہوتی ہیں۔ ان میں اپنے خاص فضل سے میری مدد فرمائے۔ آمین

خاکسار والد المجید۔ رشید احمد چغتائی واقفِ زندگی (مبلغ بلاد عربیہ) محلہ دار الصدر (ج) ربوہ)

خدام! یہی تو خدمت کا موقعہ ہے

تمام خدام نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد برائے امداد سیلاب زدگان پڑھ لیا ہو گا۔ اس کے متعلق تمام قائدین اور زعماء اور خدام کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک کو ہر لحاظ سے کامیاب بنانے کیلئے ہر ممکن امداد اور کوشش کریں۔ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے مکمل تعاون کر کے مصیبت زدہ بھائیوں کے لئے زیادہ سے زیادہ چندہ اکٹھا کر کے بھجوائیں۔ یہی تو خدمت کا موقعہ ہے۔ اگر ہم ایسے ضرورت کے موقعہ پر اپنے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے وطن اور اپنی قوم کے کام نہ آئے۔ اور اپنے بھائیوں کی مصیبت کے وقت میں امداد نہ کی۔ تو پھر اور کون موقعہ ہماری خدمت کا آئے گا؟

اگر کسی جگہ منتظمین کو والنٹیرز کی ضرورت ہو۔ تو خدام کو چاہیئے کہ وہ ہر خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔

اُمید ہے۔ آپ اپنی کوششوں سے مرکز کو بھی مطلع کرتے رہیں گے۔

(مہتمم خدمتِ خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

میرے خلاف بعض الزامات کی بنا پر محکمانہ تحقیقات ہو رہی ہے۔ اور دفتر سے معطل کر دینے کی وجہ سے معاملہ سنگین صورت اختیار کر گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ اس عاجز کی بریت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا رحم و فضل کرے۔ آمین (محمد اسمٰعیل بقاپوری ۴/۱۰۶ ای سینیا ٹاؤن کراچی)

(۲) میرے بڑے بھائی سردار عبد السبحان صاحب پسر سردار مصباح الدین صاحب عرصے سے بیمار ہیں یکم ستمبر ۱۹۵۴ء سے ان کی حالت زیادہ تشویشناک ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور دیگر احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (سردار عبد القادر محرر لنگر خانہ ربوہ) (۳) میرے ابا جان گذشتہ پانچ چھ روز سے بخار اور درد گردہ کی شدید تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (فیاض اکرم میاں چنوں) (۴) خاکسار نے ایک عرصہ کی بے روزگاری کے بعد ایک تجارت شروع کی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں کامیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (شاہد ستیانوی دعا والی ۳۳ ضلع شیخوپورہ) (۵) میرے بڑے بھائی مولوی عبد الکریم صاحب شرما مبلغ مشرقی افریقہ کافی عرصہ سے سخت بیمار ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ (۲) میرے چھوٹے بھائی عزیزم سید الرشید صاحب شرما پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شکارپور سندھ یکایک دل کا شدید دورہ پڑنے سے بیمار ہو گئے ہیں۔ میری چھوٹی بہن بھی بہت بیمار ہیں۔ احباب اور بزرگانِ سلسلہ ان سب کی صحت کے واسطے نہایت عاجزانہ درخواست کرتا ہوں۔ (خاکسار کیپٹن عبد الحمید ولد منشی عبد الرحیم صاحب شرما۔ مری)

(۶) میری اہلیہ عرصے سے بیمار ہے۔ نیز میرا لڑکا بھی بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت دے۔ (عاجز عبد الغنی شاہ میٹھا ٹوانہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودہا)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

سائیکل، سامان سائیکل، بچہ گاڑیاں اور ٹرائیسکل ارزاں نرخوں پر محبوب عالم اینڈ سنز نیلہ گنبد لاہور سے طلب فرمائیں

مستند طبیہ کالج دہلی فاضل الطب والجراحت مولانا حکیم مرزا عبدالرحمن صاحب

مولوی فاضل سندھ لکھتے ہیں۔ مجھے کثرت پیشاب کے عارضہ نے تنگ کر رکھا تھا۔ صرف چند روز سونے کی گولیاں استعمال کرنے سے حیرت انگیز فائدہ ہوا۔ مہربانی فرما کر ایک ماہ کا کورس سونے کی گولیاں بھیج دیجئے۔ سونے کی گولیاں ایک ماہ کورس چودہ روپے طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس نمبر ۸۹ لاہور۔ مقامی اصحاب صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک اور شام کو ۵ بجے کے بعد طبیہ عجائب گھر ۵ لوئر مال ماتھر سٹریٹ (بیرون بھاٹی گیٹ) دفتر دفتار زنانہ سے دوائیں حاصل کریں۔

حضرت امیر المومنین کا مبارک ارشاد

اپنے ہاتھوں سے کچھ زائد کام کریں اور اس کی آمد اشاعت اسلام میں دیں۔ اس کی آسان ترکیب یہ ہے کہ ہماری اردو کتابیں "پیارے خدا کی پیاری باتیں"، "اور پیارے رسول کی پیاری باتیں"، "۵۰۰ احادیث" وغیرہ اردو انگریزی کتابیں "اسلامی اصول کی فلاسفی" "رسول کریم کے بے نظیر کارنامے" وغیرہ منگوائیں۔ ہم نصف قیمت میں پہنچا دیں گے۔ اس طرح آپ نصف قیمت اشاعت اسلام میں دے سکتے ہیں۔ پاکستانی احباب جناب محاسب صاحب ربوہ کے پاس رقم جمع کرا سکتے ہیں۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

اردو انگریزی کی چھپائی میں خاص

رعایت

ایک ہزار اشتہار بمعہ کاغذ صرف تین روپے میں

علاوہ ازیں کیش میمو۔ رسید بک۔ لیٹر فارم وغیرہ ہر چیز کی چھپائی رعایتی نرخوں پر کی جاتی ہے۔

جواب کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔

نور پرنٹنگ ایجنسی کارپوریشن سٹال ۶ چوک نسبت روڈ لاہور

بوڑھے جوان بن سکتے ہیں

ساٹھ سالہ بوڑھے اٹھارہ سالہ جوان کی طاقت اور قوت حاصل کر سکتے ہیں ہر قسم کی پوشیدہ امراض سے شفایاب ہو سکتے ہیں

—★ بے اولادوں کو اولاد مل سکتی ہے

—★ مایوس اور لاعلاج عورتوں کی خاص بیماریوں کا علاج ہو سکتا ہے۔

بشیر ٹیکہ آپ

ڈاکٹر کوکب بازار حکیماں بھاٹی گیٹ کی خدمات حاصل کریں

دوائی فضل الٰہی

:- ایسے گھر جو اولاد نرینہ سے محروم ہوں اور لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کے لئے اس کا استعمال بفضل خدا بے حد مفید ہے۔ سینکڑوں تجربے ہو چکے ہیں۔ قیمت مکمل کورس -/۱۰ روپے۔

دوائی خانہ آبادی

:- ایسی مستورات جو اولاد سے محروم ہوں۔ حمل قرار نہ پاتا ہو۔ کمزوری قلب کی شکایت ہو۔ یا اٹھرا جیسی مرض میں مبتلا ہوں۔ اسی بیماری کی وجہ سے دماغ پریشان ہوں تو اس کا استعمال بے حد مفید ہے۔ یہ دوا مرد اور عورت دونوں کو استعمال کرنی پڑتی ہے قیمت نمونہ دس روپیہ کئی گھر اس کے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

ملنے کا پتہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

سندات غلط ثابت کرنے والے کو مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام

تریاق چشم رجسٹرڈ

یہ ایک حیرت انگیز ایجاد ہے۔ جو ککروں کو زائل کرنے میں بالکل بے ضرر اور سریع التاثیر ہے "تریاق چشم" فوری طور پر چھپروں کے متورم مادہ کو خارج کر دیتا ہے۔ اور آنکھوں کی خارش۔ کھجلی۔ گید اور سرخی کو کاٹ دیتا ہے چھپر اگر گل گئے ہوں۔ یا پلکیں گر رہی ہوں۔ تو از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں۔ آنکھیں دھوپ یا روشنی میں نہ کھلتی ہوں۔ اور طالب علم مطالعہ سے عاجز آ گئے ہوں۔ اور ککروں کی وجہ سے موسلا دھار پانی بہتا ہو۔ اور رگڑ کی وجہ سے مریض ڈھاریں مارتا ہو تو ایک چٹکی دوا سے فوراً تسکین ہو جاتی ہے بعض مایوس مریض تو مسلسل علاج سے تنگ آ کر اپریشن کے لئے تیار ہو چکے تھے۔ مگر ناگہاں اس دوا کا پتہ مل گیا۔ اور وہ اپریشن کی مصیبت سے بچ گئے۔

تریاق چشم بڑے بڑے ڈاکٹروں۔ اعلیٰ سرکاری افسروں۔ کالج کے پروفیسروں اخبارات کے ایڈیٹروں و دیگر معززین نے اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر حیرت انگیز اثرات ملاحظہ فرما کر سندات اور انعام دیئے ہیں۔ قیمت صرف پانچ روپے فی تولہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ۔

المشتہر:- مرزا حاکم بیگ موجد تریاق چشم حویلی منصف چنیوٹ ضلع جھنگ

عرق نور رجسٹرڈ

ضعف جگر اور بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار اور پرانی کھانسی دائمی قبض۔ درد کمر جسم پر خارش اور دھڑکن یرقان۔ کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کر کے سچی بھوک پیدا کرتا ہے۔ اپنی مقدار کے برابر خون پیدا کرتا ہے کمزوری اعصاب کو دور کر کے قوت بخشتا ہے۔

"تریاق نور" عورتوں کی جملہ ایام ماہواری کی بے قاعدگی کو دور کر کے قابل اولاد بنا دیتا ہے۔ بانجھ پن اٹھرا کی جواب دوا ہے۔

نوٹ :- "عرق نور" کا استعمال صرف بیماروں کے لئے نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ $2\frac{1}{2}$ روپے۔ تین پیکٹ سات روپے ۶ پیکٹ تیرہ روپے۔ ۱۲ پیکٹ پچیس روپے۔ علاوہ محصولڈاک

المشتہر: ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور رجسٹرڈ ڈگری سندھ

ڈرائی بیٹری اور ریڈیو

★ بجلی و بیٹری

بمعہ گارنٹی خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

★ فضل ریڈیو کارپوریشن ہال روڈ لاہور

براہ مہربانی ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں

(مینیجر اشتہارات)

انگریزی ادویات تھوک و پرچون انارکلی لاہور سے سستی، ڈاکٹر نزیل نکٹرین فارمیسی نزد نگار سینما لاہور سے منگوائیں

بیاہ شادیوں کے لئے ہر قسم کا کپڑا دہلی کلاتھ ہاؤس ریل بازار گوجرانوالہ سے خرید فرمائیں۔ محمد شفیع محمد افضل

منیلا کے فضائی مستقر پر پہلے چوہدری ظفر اللہ خاں کا استقبال کیا گیا

لارڈ ریڈنگ اور وزیر خارجہ پاکستان کے طیارے وہاں ایک ساتھ پہنچے

منیلا ۷ ستمبر۔ گذشتہ اتوار کو وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان اور برطانوی وزیر مملکت برائے امور خارجہ لارڈ ریڈنگ کے طیارے تقریباً بیک وقت منیلا کے فضائی مستقر پر نمودار ہوئے۔ جو مدبرین سیٹو کانفرنس کے مندوبین کو خوش آمدید کہنے کے لئے وہاں آئے ہوئے تھے انہیں یہ فیصلہ کرنا پڑا۔ کہ دونوں میں سے پہلے کس کا استقبال کیا جائے بالآخر یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ پہلے چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے ہوائی جہاز کو اترنے دیا جائے۔ کیونکہ لارڈ ریڈنگ کے طیارے سے وہ دو سیکنڈ پہلے دکھائی دیا تھا۔ چنانچہ پہلے وزیر خارجہ پاکستان کا استقبال کیا گیا۔ لارڈ ریڈنگ کے طیارے کو اس کے بعد بھی دیر تک فضائے آسمانی کے چکر لگانے پڑے کیونکہ جب چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے استقبال کی تقریبات مکمل ہو گئیں۔ اور آپ پریس کانفرنس سے خطاب کر چکے۔ تو لارڈ ریڈنگ کے طیارے کو اترنے کی اجازت ملی۔

چولہا ٹیکس

چنڈی گڑھ ۷ ستمبر۔ حکومت مشرقی پنجاب نے بلدیات کو مشورہ دیا ہے۔ کہ دیہات کی اسکیم کی تکمیل کیلئے روپیہ حاصل کرنے کی غرض سے "چولہا ٹیکس لگائیں" یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ اگر یہ چولہا ٹیکس نافذ کیا گیا۔ تو اس کی شرح کیا ہوگی۔

روس کے جنگی طیاروں نے

ایک امریکن طیارے پر گولیاں چلائیں

لندن ۷ ستمبر۔ حکومت روس نے امریکہ کو ایک مکتوب میں لکھا ہے۔ کہ روسی جنگی طیاروں نے ایک امریکن فوجی طیارے پر گولیاں چلائیں۔ اور آخر میں اس کو سمندر کی طرف جاتے دیکھا گیا

یہ مکتوب سفیر امریکہ ماموریا سکو مسٹر چارلس بوہلن کے حوالہ کیا گیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ امریکن طیارے نے پہلے گولیاں چلائی تھیں۔ جو امریکن اس کے ذمہ دار ہیں۔ ان کو سزا دی جائے۔

یہ دو انجنوں والا نیپچون قسم کا امریکن فوجی طیارہ تھا۔ اس نے ایرس ٹوسٹر دنوئی کے قریب بندرگاہ نخودکہ کے مشرق میں روسی طیاروں پر گولیاں چلائی تھیں نخود ولادی واسٹک سے ۱۰۰ میل کے فاصلہ پر مشرق میں واقع ہے۔

دریائے برہم پترا میں شدید سیلاب کی وجہ سے آسام کا مشہور شہر ڈبرو گڑھ غرق ہو گیا

ڈبرو گڑھ ۷ ستمبر۔ دریائے برہم پترا میں زبردست طغیانی کی وجہ سے آسام کا شہر ڈبرو گڑھ چند گھنٹوں کے اندر اندر غرق ہونے والا ہے۔ اس شہر میں کسی شخص کو جانے کی اجازت نہیں۔ آسام میں سیلاب کی وجہ سے اب تک پندرہ کروڑ روپے کی مالیت کا نقصان ہو چکا ہے۔ ہندوستان کے مغربی ساحل پر شدید بارش ہونے سے بہت سے دریاؤں میں سیلاب آگیا ہے۔ مغربی گجرات میں تین ہزار ایکڑ زمین قابل کاشت نہیں رہی نیپال میں بھی شدید بارش اور سیلاب کی وجہ سے ڈیڑھ لاکھ ایکڑ زمین کاشت کے قابل نہیں رہی۔

گوہاٹی میں فرقہ وارانہ فساد!

نئی دہلی ۷ ستمبر۔ ہندوستان سے ایک اور فرقہ وارانہ فساد کی خبر آئی ہے۔ یہ فساد آسام کے شہر گوہاٹی میں ہوا۔ ہندوستان کے کانگرس کے حامی اخبار الجمعیۃ نے خبر دی ہے۔ کہ پچھلے مہینہ کی تیس تاریخ کو گائے کی حفاظت کے دعویداروں نے شہر میں ایک جلوس نکالا۔ مسلمانوں کی املاک کو لوٹا۔ اور ان پر حملے کئے۔

ڈھاکہ ۷ ستمبر۔ مشرقی پاکستان میں سیلاب کے بعد جو وبائی بیماریوں کے پھیلنے کا اندیشہ ہے ان کے انسداد کے لئے ٹیکے لگانے کی مہم بڑے زور شور سے جاری ہے۔ اب تک کل ڈیڑھ لاکھ آدمیوں کو ٹیکے لگائے جا چکے ہیں۔ کل بتیس ہزار آدمیوں کے ٹیکے لگائے گئے

پاکستان و ترکی کی ثقافتی سب کمیٹی کا اجلاس

کراچی ۷ ستمبر۔ پاکستان اور ترکی کے ثقافتی معاہدہ کو عملی جامہ پہنانے کے طریقوں پر غور کرنے کے لئے جو سب کمیٹی بنائی گئی تھی۔ آج اس کا پہلا اجلاس ہوا۔ وزیر تعلیم ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے صدارت کی۔ پاکستان اور ترکی کے ثقافتی تعلقات کو استوار کرنے کے لئے جس قسم کی سرگرمیوں کی ضرورت ہے سب کمیٹی کے اجلاس میں ان پر غور کیا گیا۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ جب تک ترکی اور پاکستان کے ثقافتی کمیشن کا مشترکہ اجلاس نہ ہو اس وقت تک اس بارے میں حتمی طور پر کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ پتہ چلا ہے کہ دونوں ملکوں کے حکام اس امر پر غور کر رہے ہیں کہ اس قسم کا جلسہ کب اور کہاں منعقد کیا جائے۔

★ لاہور ۷ ستمبر پاکستان ٹیرف کمیشن نے آج لاہور میں آگ کا اثر نہ قبول کرنے والی اینٹوں کی مقامی صنعت کے تحفظ کے مطالبے کے سلسلے میں اپنی دو روزہ تحقیقات پایہ تکمیل کو پہنچا دی۔

چینی والنٹیروں کے ۷ ڈویژن کوریا سے ہٹا لئے جائیں گے

لندن ۷ ستمبر۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے۔ کہ کوریا سے چینی والنٹیروں کے ۷ ڈویژن ہٹا لئے جائیں گے۔ اس فوج کے کمانڈر انچیف پنگ تیہ ہوائی نے استعفا دے دیا ہے۔ جنوبی کوریا سے امریکہ کے ۴ ڈویژن ہٹا لئے جائیں گے۔ اور برٹش کامن ویلتھ ڈویژن کو ایک بریگیڈ کی حد تک کم کر دیا جائے گا۔ آٹھویں امریکی فوج کے کمانڈر جنرل میکسول نے کہا۔ کہ چینی فوج کے ہٹا لئے جانے کے آثار نظر آ رہے ہیں۔

کراچی میں موسلا دھار بارش

کراچی ۷ ستمبر۔ کراچی میں گذشتہ روز سے موسلا دھار بارش ہو رہی ہے۔ اب تک ۴ انچ بارش ہو چکی ہے آج تیسرے پہر بھی موسلا دھار بارش ہو رہی تھی سڑکوں پر پانی ہی پانی نظر آتا ہے۔ بجلی کے تار جگہ جگہ سے ٹوٹ گئے ہیں۔ کئی مکان بھی گر پڑے ہیں۔